صفدر ہمدانی

یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ

جہانِ نعت

(انٹرنیٹ ایڈیشن)

(خصوصی طور پر کتاب گھر کے لیئے)

دولتِ عشقِ محمد پہ ہوں نازاں صفدرؔ

مدحتِ شاہِ مدینہ ہے وظیفہ میرا

شاعر

گدائے درِ محمد وآلِ محمد صفدرؔ ہمدانی

یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ یا حبیب اللہ ﷺ یارسول اللہ ﷺ

یارسول اللہ

انتساب

غارِ حرا کی اس دائمی روشنی کے نام
جو حشر تک کے لیئے
ہر اندھیرے کی موت ہے

صفدرؔ ملا ہے مجھکو کمالِ سخنوری
گونگے ہوئے ہیں لفظ مگر احترام میں

لبِ خاموش کی صدا

ہزاروں درود و سلام اس ذات پر جو نورِ اول ہے، خلقِ اول ہے خَلقِ اول ہے اور نبیٔ آخر ہے. ہم پر پروردگار کا احسان خاص ہے کہ ہم حضور کے امتی کہلاتے ہیں باوجودیکہ میرے سمیت ہم میں سے اکثر کے اعمال شاید اس نسبت کے لائق بھی نہیں لیکن ربِ رحیم و کریم کا کرم اور رحمت اللعالمین کی رحمتِ خاص کہ انہوں نے اس نسبت کو ہم جیسے عاصیوں کے لیئے بخششِ خاص کا ذریعہ بنایا.

مدحتِ شاہِ مدینہ کا وصف خدائے بخشندہ کی عنایت خاص ہے ورنہ کہاں اُس ذات کی مدح و ثنا جسکی خاطر زمین و آسمان تو کیا تمام دنیائے ہست و بود خلق ہوئی اور کہاں مجھ جیسے تہی دست، تہی داماں کہ جن کے پاس نہ تو ایسے لفظ کہ مدحتِ سرکار کر سکیں اور نہ ہی ایسے فکر و فہا کہ اُس سدرہ نشین کے اوصافِ حمیدہ کا ادراک پائیں لیکن ان تمام کم مائیگیوں اور کوتاہیوں کے باوجود اگر اس نے مدحتِ شاہِ مدینہ کا اذن دے رکھا ہے تو یہ اسکی کرم نوازی کے سوا اور کیا ہے.

دولتِ عشقِ محمد پہ ہوں نازاں صفدرؔ

مدحتِ شاہِ مدینہ ہے وظیفہ میرا

میں کہ حقیقیت میں ہیچ مداں ہوں میرے لیئے نعت گوئی میری مرثیہ نگاری کی قوی اور مدلل بنیاد ہے. کچھ ناقدین و قارئین کے نزدیک نعت اور مرثیے کی مروجہ تعریف کے باعث میرا یہ

نکتہ نظر کوئی الگ یا نا قابل قبول سی بات ہو لیکن محمد سے آلِ محمد تک کا سلسلہ اگر چہ واقعات و احساسات کو تو بدلتا ہے لیکن بین السطور میں ایک بہت واضع رشتہ موجود رہتا ہے. میرے ہاں نعت میں بھی فریاد کے لہجے میں رثا کا پہلو موجود ہے اور دوسری طرف میرے لکھے مراثی میں نعت کا پہلو خاصے مضبوط انداز میں شامل ہے. میری متعدد نعتوں اور نعتیہ نظموں میں اس طرح کے کئی شعر اور بند موجود ہیں.

ہر طرف ہے رواں کزب و شر کی ہوا
قریہء جاں میں ہے خوفِ رنج و بلا
پر کٹائے پڑی امن کی فاختہ
دیکھتا ہوں جدھر اک نیا حادثہ
پانیوں میں کہیں زہرِ نفرت ملا
جس طرف دیکھئے کربلا کربلا
آدمی کو یہاں حرصِ زر کھا گیا
رُخ چھپائے ہوئے گُل سے موجِ صبا
اُمتِ حق کو دے پھر کوئی حوصلہ
یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

جس طرح رسول کو نواسئہ رسول سے الگ نہیں کیا جا سکتا اسی طرح صرف ایک لفظِ رثا کی وجہ سے دونوں اصناف میں تفریق نہیں ہو سکتی یوں بھی رثا تو مرثیے کا ایک عنصر ہے کُل

مرثیہ نہیں اور نعت فقط تعریف و توصیفِ رسول نہیں بلکہ رحمتِ عالم سے عرضِ دلِ عوام ہے۔میں نے ابھی اوپر ایک نعت میں رثائی پہلو کا اشارہ پیش کیا تھا اس کے برعکس میرے تمام مراثی میں اور خاص طور پر ۱۵۰ بند سے زائد کے ایک مرثیے میں لگ بھگ ۶۲ بند شانِ رسول میں ہے.ایک بند ملاحظہ فرمائیں

لولاک کا قصیدۂ ذیشاں مرا نبی

قرآں کی آیتوں میں نمایاں مرا نبی

حُسنِ خُدا کی نظموں کا دیواں میرا نبی

شانِ علی غزل ہے غزل خواں مرا نبی

معراج اسکے پاؤں کی مٹی کی دھول ہے

قرآں خُدا کے لہجے میں نعتِ رسول ہے

میں اس بحث کو طول نہیں دینا چاہتا لیکن اس کے اظہار کا مقصد اپنے نعت گعئی کے نظریے کی مختصر وضاحت تھی جس نبی کی شان میں قرآن کی آیات ہوں اور خود خدائے جمیل و اجمل اسکا قصیدہ خواں ہو اور اسکی نعت لکھنے والوں کی تعداد کا تعین محال ہو وہاں مجھ جیسے کا نعت کہنا سچ ہے کہ ادائے عبادت کے زمرے میں آتا ہے جسکا اول و آخر مقصد طہارتِ زبان و ذہن و فکر ہے.میں آپ سب کی دعاؤں کا طالب ہوں.

سگِ کوئے مدینہ

صفدر ھمدانی۔۔لندن

ابتدا اسکے نام سے جو خالق و مالکِ لوح و قلم ہے

خالقِ لوح و قلم

چاہیئے تیرا کرم

☆

لفظوں حرفوں کا مرے

تو نے رکھنا ہے بھرم

☆

تو علیم اور مقیم

ربِ دنیا و عدم

☆

تو مقیت اور مغیث

تو ہی اقلیمِ حشم

☆

کہوں دیکھا تجھے

جب چھُوا بیتِ حرم

☆

ٹوٹے پتے کے طرح

لڑکھڑائے تھے قدم

بھر مرا کاسۂ دِل

مجھ پہ کر نظرِ کرم

☆

سانس لرزاں ہے مری

جسم میں گھٹتا ہے دم

☆

لب پہ ہے نام ترا

دل کے کعبے میں صنم

☆

دیکھ لوں کرب و بلا

چاہے پھر نکلے یہ دَم

☆

تیرے انعام وسیع

میری اوقات ہے کم

☆

نوکِ نیزہ پہ ہے سر

ٹوٹے ہاتھوں میں عَلَم

☆

یا خُدا لکھتا رہوں ہاتھ صفدرؔ ہوں قلم

باخبر ہے تو

تو ہے ہر سو مگر کدھر ہے تو
یوں تو مجھ سے قریب تر ہے تو

☆

تو زمان و مکاں سے عاری ہے
تو جو ظاہر نہیں مگر ہے تو

☆

کیا کہوں کس طرح کہوں یارب
میری حالت سے باخبر ہے تو

☆

آسماں سے زمیں کی وسعت تک
ذرے ذرے میں جلوہ گر ہے تو

☆

تیرا احسان ہے جو لکھتا ہوں
میرے افکار کا سفر ہے تو

☆

خالق و مالکِ قلم یارب
میرے الفاظ کا اثر ہے تو

چند نعتیہ رباعیات

دل کو محبتوں کا مدینہ بنا لیا
اب یہ ہی زندگی کا قرینہ بنالیا
دل میں بسا کے اسمِ محمد کے نور کو
بے نور آنکھ تھی جسے بینا بنا لیا

☆

شافعِ محشر کہیں یا ہادیٔ اعظم کہیں
عرش کا نیر کہیں یا عظمتِ آدم کہیں
جب نہیں ہے کوئی بھی اُس شان کے شایاں لقب
پھر خُدا کی طرح اُنکو رحمتِ عالم کہیں

تھی جبیں تر وہ ندامت کا پسینہ نکلا
ہم جسے موت سمجھتے تھے وہ جینا نکلا
در پہ آقا کے جو پہنچے تو یہ محسوس ہوا
دیکھو جنت سے حسیں شہرِ مدینہ نکلا

حق نے قرآن میں الفت میں محمد لکھا
میں نے ہر جلوت و خلوت میں محمد لکھا
خالقِ لوح وقلم کو بھی اسی نام سے پیار
خود خُدا نے بھی محبت میں محمد لکھا

☆

پئے تسلیم ملک شام و سحر آتے ہیں
مانگنے بھیک یہاں شمس و قمر آتے ہیں
لکھنے جب بیٹھتا ہوں نعت تو یوں لگتا ہے
جیسے جبریل مرے دل میں اُتر آتے ہیں

☆

شبِ معراج فرشتوں کا عقیدہ سنتے
نور کے لہجے میں اوصافِ حمیدہ سنتے
اے خوشا ہوتے جو نعلین سے مَس ذرہ اگر
ہم بھی جبریل سے آقا کا قصیدہ سنتے

☆

کب سے ہوں آقا در پہ تمہارے کھڑا
میری فریاد سُن لو میں بیتاب ہوں

نعت اسکی جو وجہ خَلقِ عالمین اور رحمت اللعالمین ہے

اُن کے دربار میں مقبول ہے لکھنا میرا

آسمانوں پہ ملائک میں ہے چرچا میرا

☆

کسقدر کرب میں تھا اُن کی محبت کے بغیر

یاد ہے اب بھی مجھے دھوپ میں جلنا میرا

☆

میرے ہونٹوں پہ کھلے اسمِ محمد کے گلاب

نعت کے نور سے روشن ہوا چہرہ میرا

☆

دولتِ دنیا مری نظروں میں اب جچتی نہیں

بھر گیا اُن کی عنایات سے کاسہ میرا

☆

ایک جنت تھی رواں میرے بدن کے اندر

مَس ہوا روضے کے سائے سے جو سایہ میرا

☆

گنُبدِ سبز کے سائے میں کھڑا تھا تنہا

کس بلندی پہ تھا اُس لمحے ستارہ میرا

☆

سامنے تھا مری آنکھوں کے نبی کا روضہ
اور خوشبو سے معطر تھا سراپا میرا

☆

شہرِ محبوبِ خُدا تھا مری آنکھوں میں بسا
آبِ زم زم کی طرح سرد تھا لہجہ میرا

☆

کیسا اعزاز ملا اُن کی غلامی کا مجھے
چھین سکتی نہیں اعزاز یہ دنیا میرا

☆

خوشبوئیں بانٹتا پھرتا ہوں زمانے بھر میں
گُلشنِ آلِ محمد سے ہے رشتہ میرا

☆

دولتِ عشقِ محمد پہ ہوں نازاں صفدرؔ
مدحتِ شاہِ مدینہ ہے وظیفہ میرا

دل کو محبتوں کا خزینہ بنا لیا

اب زندگی کا یہ ہی قرینہ بنالیا

☆

ہم سے پہنچ نہ پائے جو شہرِ حبیب میں

انہوں نے شہرِ دل کو مدینہ بنالیا

☆

طوفاں مصیبتوں کا ہوا سر سے جو بلند

نامِ نبی کو ہم نے سفینہ بنالیا

☆

دل میں بسا کے اسمِ محمد کے نور کو

بے نور آنکھ تھی جسے بینا بنالیا

☆

آنسو بھی اب نکلتے نہیں انکی یاد میں

آنکھوں کو جیسے مشکِ سکینہ بنالیا

☆

ایسے بسالی ان کی محبت نگاہ میں

لمحے کو طول دے کے مہینہ بنالیا

ہم جو مہمانِ شہرِ وفا ہو گئے

مہرباں ہم پہ خیر الوریٰ ہو گئے

☆

جونہی رکھے قدم میں نے اُس خاک پر

سارے درشہرِ طیبہ کے وا ہو گئے

☆

کون آیا ہے میری پزیرائی کو

معجزے میرے مولا یہ کیا ہو گئے

☆

سن رہا ہوں صدا کوئی مانوس سی

دل کے سارے دریچے حرا ہو گئے

☆

سارے چہرے مجھے اپنے لگنے لگے

ناشنا سا تھے جو آشنا ہو گئے

☆

خاکِ شہرِ نبی کا یہ اعجاز ہے

گرم جھونکے ہوا کے صبا ہو گئے

گنبدِ سبز سے جب نگاہیں ملیں

اپنی قسمت پہ ہم خود فدا ہو گئے

☆

شاخِ صندل پہ جیسے بہار آ گئی

رنگ پھولوں کے مثلِ حنا ہو گئے

☆

پاؤں مٹی پہ رکھے رہے ہم مگر

مالکِ سدرۃ المنتہیٰ ہو گئے

☆

ہاتھ میرے دعا کے لیئے کیا اٹھے

چاند، سورج، ستارے عطا ہو گئے

☆

فیض صفدؔر مدینے کی گلیوں کا ہے

عاصیانِ ازل پارسا ہو گئے

پھر آ گیا ہوں شہرِ رسولِ انام میں
ہر پل گزر رہا ہے سجود و قیام میں

☆

اوڑھی ہوئی ہے گلیوں نے خوشبو کی اوڑھنی
کیسا غضب کا حُسن ہے اس ڈھلتی شام میں

☆

دیوار و در کے ہونٹوں پہ صلیٰ الہ کا ورد
مصروف ہر بشر ہے درود و سلام میں

☆

اس خطۂ زمیں میں ہے خُلدِ بریں کا رنگ
مصروف ہیں مَلَک بھی یہاں انتظام میں

☆

رحمت برس رہی ہے فلک سے سمیٹ لو
اعلان ہو رہا ہے ہر اک خاص و عام میں

☆

جو کیف ہے مدینے کی گلیوں میں چند روز
وہ لطف کب ملے گا حیاتِ دوام میں

☆

سیلابِ عاشقانِ حبیبِ خُدا رواں
دنیا سمٹ گئی ہے محمد کے نام میں

☆

بارِ دگر جو اذنِ حضوری ملا مجھے
دیکھا مرے حضور نے کیا اس غلام میں

☆

یہ نعت لکھ رہا ہوں میں روضے کے سامنے
اک نور سا اترنے لگا ہے کلام میں

☆

پروردگار باقی مری عمر ہو بسر
یادِ نبی میں اور ثنائے امام میں

☆

صفدرؔ ملا ہے مجھکو کمالِ سخنوری
گونگے ہوئے ہیں لفظ مگر احترام میں

زمینوں پر خلائیں آ رہی تھیں
گلوں پر کیا ادائیں آ رہی تھیں

☆

ابھی تو میں وہاں پہنچا نہیں تھا
مدینے کی ہوائیں آ رہی تھیں

☆

فضاؤں میں تھی خوشبوؤں کی بارش
درودوں کی صدائیں آ رہی تھیں

☆

قبولیت کی منزل سامنے تھی
مجھے لینے دعائیں آ رہی تھیں

☆

گُنہ پتوں کی صورت جھڑ رہے تھے
شکنجے میں بلائیں آ رہی تھیں

☆

مرے اندر تھا ایسا شور صفدرؔ
صدائیں سائیں سائیں آ رہی تھیں

مدحتِ شاہِ مدینہ کی جو نعمت دی ہے

آپ ہی کا ہے کرم آپ نے عزت دی ہے

☆

ایک بھی حرف جو لکھ پاؤں کہاں میری مجال

نعت لکھنے کی مجھے آپ نے قدرت دی ہے

☆

انکے دربار میں مجھ کو بھی پزیرائی ملی

میرے مولا نے مجھے کیسی یہ دولت دی ہے

☆

آج بھی ذہن میں تازہ ہے مدینے کا سفر

میری سرکار نے کیا مجھکو رفاقت دی ہے

☆

اپنی آنکھیں میں اسی شہر میں چھوڑ آیا ہوں

جس نے ان آنکھوں کو توفیقِ زیارت دی ہے

☆

گُنبدِ سبز کے سائے میں کھڑا تھا تنہا

شاہِ بطحا نے مجھے خاص سعادت دی ہے

میں خطا کار، سیاہ کار، گنہ گار مگر
رحمتِ کُل نے مجھے پھر بھی محبت دی ہے

☆

نعت لکھتا ہوں تو روشن ہوا جاتا ہے قلم
بات کہنے کا ہُنر فکر کو جدت دی ہے

☆

جبر کے دور میں بھی سچ کو جو سچ لکھتا ہوں
ذکرِ سرکارِ دو عالم نے یہ قوت دی ہے

☆

کس قدر ناز کروں بختِ رسا پر صفدؔر
مجھکو جبریل نے کوثر کی بشارت دی ہے

میں لوحِ دل پہ مدینے کا خواب لکھتا ہوں

گناہگار ہوں بخشش کا باب لکھتا ہوں

☆

میں بھیک لفظوں کی لیتا ہوں علم کے در سے

قلم کے نور سے شانِ جناب لکھتا ہوں

☆

شہیدِ کرب و بلا کے لہو کے صدقے میں

لہو سے اپنے رسالتمآب لکھتا ہوں

☆

مصیبتوں کی گھڑی میں مرا وظیفہ ہے

حضور لکھتا ہوں اور بے حساب لکھتا ہوں

☆

ملی ہے جن سے مجھے لفظ و حرف کی خیرات

انہی کے نام پہ یہ انتساب لکھتا ہوں

☆

نبی کے سانس کی خوشبو تھی جن ہواؤں میں

میں ان ہواؤں کو اب تک گلاب لکھتا ہوں

ہوئی ہے عشق محمد میں وہ مری حالت

تراب لکھتا ہوں پھر بوتراب لکھتا ہوں

☆

یہ کربلا بھی تسلسل ہے اُس رسالت کا

درِ نبی کو درِ انقلاب لکھتا ہوں

جو یاد آتی ہے آلِ نبی کی تشنہ لبی

ہوائے تازہ سے ہونٹوں پہ آب لکھتا ہوں

☆

میں نورِ اسمِ محمد کی روشنی کے لیئے

درود پڑھ کے رسالتمآب لکھتا ہوں

☆

جو نعت لکھتا ہوں صفدرؔ تو یوں سمجھتا ہوں

محبتوں کے خدا کی کتاب لکھتا ہوں

شاہِ بطحیٰ نے بلایا ہے مدینے مجھکو
لے جائیں گے ہواؤں کے سفینے مجھکو

☆

آئے جب مسجدِ نبوی میں تو محسوس ہوا
عرش تک لے گئے مسجد کے وہ زینے مجھکو

☆

منکشف ان پہ ہوا آج مقدر میرا
وہ جواب تک نہیں دیتے رہے جینے مجھکو

☆

چُن لیئے ان کی گلی سے جو چمکتے پتھر
مل گئے دونوں جہانوں کے خزینے مجھکو

☆

جام ہاتھوں میں ہے اور پیاس کے مارے ہوئے لب
کانپتا جسم پہ دیتا نہیں پینے مجھکو

☆

ظلمتِ شب کو لکھوں کیسے میں صبحِ روشن
ایسے آتے نہیں جینے کے قرینے مجھکو

☆

مندمل کر دے مرے زخموں کے دفتر مولا
رکھ دیا چیر کے اس دربدری نے مجھکو

☆

مَس ہوا جسم مرا روضے کی دیواروں سے
کیسا اعزاز دیا میرے نبی نے مجھکو

☆

شہرِ طیبہ کی ہواؤں نے ہنر بخش دیا
آ گئے زخم سبھی روح کے سینے مجھکو

☆

دور ہو جائیں گے غم سارے تمہارے صفدرؔ
خواب میں دی ہے بشارت یہ کسی نے مجھکو

نعتیہ ماہیے

رمضاں کا مہینہ ہے

انوار کی بارش میں

آقا کا مدینہ ہے

☆

کیا شان مدینے کی

ہر ایک گلی دنیا

رحمت کے خزینے کی

☆

مولا میں کہاں جاؤں

دل کی جو یہ حالت ہے

اب کس کو سُنا پاؤں

☆

رحمت کی پھواریں ہیں

مکے میں مدینے میں

نورانی بہاریں ہیں

ہم پہ بھی نظر کر دے

ترے در کا سوالی ہوں

کشکول مرا بھر دے

☆

ترے باغ کے بوٹے ہیں

اک رشتہ تو ہی سچا

باقی سب جھوٹے ہیں

/

رکھ دور کبیروں سے

دربار کو کیا مطلب

ہم جیسے فقیروں سے

☆

اس شان سے جینا لکھ

ہاتھوں کی لکیروں میں

مکہ یا مدینہ لکھ

☆

خواہش ہوئی جینے کی

ہے مثلِ شبِ اسریٰ

ہر رات مدینے کی

☆

ہے بات قرینے کی
لایا ہوں میں چند آنسو
سوغات مدینے کی

☆

کیا کرنا ہے شاہی کو
بہتر ہے کہ پہلے دھو
اس دل کی سیاہی کو

☆

سانسوں کو صبا کر دے
ہاں تیری زیارت ہو
توفیق عطا کر دے

☆

کر اپنا کرم آقا
اس دشتِ جہالت میں
رکھ میرا بھرم آقا

☆

بے شک وہ اٹھا لے پھر
مرنے سے اگر پہلے
روضے پہ بُلا لے پھر

☆

اک مولا کرم کر دے
کچھ اور نہ میں مانگوں
اس دل کو حرم کر دے

☆

منہ کیسے دکھاؤں گا
کیا ہو گا مرے پلے
محشر میں جو جاؤں گا

☆

اسلام محمد ہے
اللہ فقط جانے
کیا نام محمد ہے

☆

دیدہ بھی ہے نادیدہ
کیا حُسنِ محمد ہے
خوشبوؤں میں پوشیدہ

☆

جیتوں میں یا ہاروں میں
جو حال بھی ہو چاہے
بس تجھ کو پکاروں میں

☆

اللہ کی عنایت ہے
اسکا ہوں میں بندہ جو
کُل کے لیئے رحمت ہے

☆

اللہ کا احساں ہے
ہاں نام محمد کا
ہر درد کا درماں ہے

بے شک مرا نبی

پروردگار فکر کی بینائی دے مجھے

حق آشنائی ذوقِ شناسائی دے مجے

سر با فلک شعور کی گہرائی دے مجھے

یکتا ہے تیری ذات تو یکتائی دے مجھے

وسعت ملے کمال کی ہر اک خیال کو

لکھوں قلم کے نور سے اس کے جمال کو

☆

معبود کا تھا حُکم جو چمکا نبی کا نور

پھر سارے عالمین میں پھیلا نبی کا نور

جی بھر کے خشک ذہنوں پہ برسا نبی کا نور

یکتا خُدا کی ذات تھی یکتا نبی کا نور

وہ نور جو جہل کے اندھیروں کو کھا گیا

جو نور لا اِلہٰ کا سکہ چلا گیا!!

☆

نورِ ازل کہ مطلعِ انوار بن گیا

اوجِ یقیں کہ چرخِ طرحدار بن گیا

سجدہ گزار عظمتِ ایثار بن گیا

بطحا کا اِک یتیم جو سردار بن گیا

درپیش ہر قدم پہ اُسے امتحانِ جاں
جسکی صداقتوں کے گواہ دُشمنانِ جاں

تاریکیوں میں نورِ ھدایت لیئے ہوئے
اُمت کے واسطے تھے شفاعت لیئے ہوئے
بے تاج شاہ، تاجِ رسالت لیئے ہوئے
اَکمل صِفَت، کمالِ نبوت لیئے ہوئے
کیا کیا بیاں شرَف ہوں خُدا کے حبیب کے
اللہ رے نصیب جو بدلے نصیب کے

☆

ایسا حسین جس کا تصور مُحال ہے
قرآن تو حضور کا عکسِ جمال ہے
خالق ہے بے مثیل نبی بے مثال ہے
نعتِ رسول لکھوں یہ میری مجال ہے؟
تعریف اُنکی لکھوں یہ تابِ سخن کہاں
لفظوں میں وہ کمال کہاں بانکپن کہاں

گونگے ہیں در پہ آپکے سرکار سارے لفظ
ادنیٰ ہر ایک فِکر ہے بے کار سارے لفظ

کب مدحتِ حضور کا معیار سارے لفظ
کیسے لکھیں گے آپکے انوار سارے لفظ
قاصر ہے جن و اِنس کا سارا کمالِ فن
کیا اُسکی شان لکھے گا اپنا اُدھارا فن؟

☆

لرزہ قلم پہ کیسے لکھے نامِ مصطفیٰ
لکھ لے اگر تو پھر ہے یہ انعامِ مصطفیٰ
سچ ہے کہ کربلا بھی ہے پیغامِ مصطفیٰ
اِک سجدۂ حُسین میں اسلامِ مصطفیٰ
لاریب یہ سند ہیں خُدا کے ظہور کی
کیا شان اس سے بڑھ کے ہو میرے حضور کی

☆

اُستادِ جبرئیل بھی وہ صادق و امیں
ہے فخرِ عرش و فرش مرا بوریا نشیں
تخلیقِ اولیں بھی وہی نورِ اولیں
میرے حضور سجدے میں کونین کی جبیں
سورج نے اِن کے نور سے پائی ہے روشنی
اِن کے طفیل دُنیا میں آئی ہے روشنی
اِن کے قدم کی خاک شرف کائنات کا

اظہارِ اولیں ہیں یہ اللہ کی ذات کا
اطلاق اِن پہ ہوتا ہے جُملہ صفات کا
بدلا مرے حضور نے مطلب حیات کا
اِن کے عمل سے موت کو بھی زندگی ملی
ذہنِ بشر کو فکر ملی آگہی ملی

☆

گوہر میں آب و تاب محمد کے نور سے
کونین کا شباب محمد کے نور سے
شرمائے آفتاب محمد کے نور سے
ہر شہ ہے فیضیاب محمد کے نور سے
ہر نور اِن کے نور سے مَس ہو کے نور ہے
ورنہ تو کوہِ سنگِ گراں کوہِ طور ہے

☆

یہ معجزۂ مِدحتِ پرروردگار ہیں
اِن کے عمل سے رازِ ابد آشکار ہیں
یہ تابشِ گوہر ہیں نقیبِ بہار ہیں
وہ جلوۂ خفی ہے تو یہ جلوہ زار ہیں
وہ اسمِ ذاتِ حق یہ مُجسم صفات ہیں
خالق وہ کائنات کا یہ کائنات ہیں

☆

وہ اجمل و جمیل تو یہ احسن الجمیل
واحدانیت کا دعویٰ اگر وہ تو یہ دلیل
وہ ذاتِ کُلِ عدل تو یہ ذاتِ بے عدیل
وہ شہرِ لاالہٰ یہ والعصر کی فصیل

ساری محبتوں کی محبت مرا نبی
تحریکِ حفظِ ختمِ نبوت مرا نبی

☆

شاہِ شہاں ہے شاہِ مدینہ مرا نبی
دریائے معرفت کا سفینہ مرا نبی
اللہ کی رحمتوں کا خزینہ مرا نبی
جینے کا اِک الگ ہی قرینہ مرا نبی

چہرہ مرے رسول کا صبحِ کمال ہے
سایہ گُناں جہاں پہ ہے سایہ مُحال ہے

☆

صحنِ الست میں یمِ عرفاں مرا نبی
نورِ خُدا ہے شمعِ شبستاں مرا نبی
معراج کے مقام پہ یزداں مرا نبی
ایمانِ کُل کا ضامنِ ایماں مرا نبی

آیئنہ صفاتِ خُدائے غفور ہے

یہ بھی غلط نہیں کہ خُدا کا غرور ہے

☆

صُبحِ ازل کا مطلعِ تاباں مرا نبی

عرشِ عُلا ہے خاصئہ خاصاں مرا نبی

لاریب انبیا کا ہے سلطاں مرا نبی

توحید کے عروج کا ساماں مرا نبی

اللہ کی صفات کا عکسِ کمال ہے

انوارِ کبریا کی یہ روشن مثال ہے

☆

قیوم گر خُدا ہے تو قائم مرا نبی

ذاتِ خُدا دوام ہے دائم مرا نبی

قلزم عنایتوں کا ہے ہردَم مرا نبی

ہر معرکے میں فتح کا پرچم مرا نبی

ہیچ اس کے سامنے ہے ضیا شمعَ طور کی

جنت تو ہے زکوۃ مُحمد کے نور کی

☆

احمد ہے مصطفٰی ہے مُحمد مرا نبی

ساجد، مجید، ماجد و امجد مرا نبی

شاہد، شہید، راشد وارشد مرا نبی
توحید کی زبان میں سرمد مرا نبی
بے شک سبھی جہانوں کا مالک ہے مُصطفیٰ
مُحسن، مُعین، ناصر و سالک ہے مُصطفیٰ

☆

لولاک کا قصیدۂ ذیشاں مرا نبی
قرآں کی آیتوں میں نمایاں مرا نبی
حُسنِ خُدا کی نظموں کا دیواں مرا نبی
شانِ علی غزل ہے غزل خواں مرا نبی
معراج اُس کے پاؤں کی مٹی کی دھول ہے
قرآں خُدا کے لہجے میں نعتِ رسول ہے

ہاں شہرِ علم مرگِ جہالت مرا نبی
تا حشر کُفر سے ہے عداوت مرا نبی
اللہ کی ہے عزت وصولت مرا نبی
دینِ خُدا کی اب بھی ضرورت مرا نبی
کُل انبیا نے اجمل و افضل کہا اُسے
کامِل خُدا نے ذاتِ مکمل کہا اُسے

☆

تا حشر سر بُلند علَم ہے مرا نبی
دستِ اِلہ میں نوری قلم ہے مرا نبی
اسلام پہ خُدا کا کرم ہے مرا نبی
اللہ کی قَسم کی قَسم ہے مرا نبی

کنکر کو اِن کے ہاتھ پہ گویائی مِل گئی
تاریکیوں کو صُبح کی رعنائی مِل گئی

☆

سب کے لیئے ہے باعثِ رحمت مرا نبی
اللہ کے وجود کی صورت مرا نبی
قادر ہے اُسکی ذات تو قدرت مرا نبی
بے بصر عہد میں بھی بصیرت مرا نبی

آغاز اِن کی حد کا حدِ نا تمام ہے
قوسین انکے ابرو کی جنبش کا نام ہے

☆

اللہ کی طرح سے مُشدد مرا نبی
وہ باری و اَحد ہے تو احمد مرا نبی
بے شک ازل سے رحمتِ بے حد مرا نبی
وہ مُجتبیٰ صفت وہ مُحمد مرا نبی

اُن کا شرف ہے یہ کہ شرف بے حساب ہے

لا ریب ہے کتاب نبی لا جواب ہے

☆

سر نامۂ کتابِ الٰہی مرا نبی
ساری جہالتوں کی تباہی مرا نبی
مستوراُس کی ذات گواہی مرا نبی
کونین کے دِلوں پہ ہے شاہی مرا نبی
اعجازِ کبریا کے فقط رازداں ہیں یہ
وہ لامکاں گواہ سِرِ لامکاں ہیں یہ

☆

ہاں حاملِ علومِ فلک ہے مرا نبی
رزاقِ جن واِنس و مَلَک ہے مرا نبی
دستِ خُدا علی تو چمک ہے مرا نبی
سچ ہے دِلِ جہل میں کھٹک ہے مرا نبی
عرشِ بریں پہ اَسریٰ کی شب صدر ہیں یہی
میدانِ بدر میں بھی شہِ بدر ہیں یہی

☆

غارِ حرا میں رنگِ شفق ہے مرا نبی
یہ بھی بفضلِ حق ہے کہ حق ہے مرا نبی
آیاتِ اِنما کا سبق ہے مرا نبی

قرآں پڑھے تو لہجۂ حق ہے مرا نبی

ہے ذات گر خُدا تو یہ اُس کی صفات ہیں

وہ ہے حیات بخش یہ رازِ حیات ہیں

☆

خالق کا اعتبار ہے بے شک مرا نبی

فاخر کا افتخار ہے بے شک مرا نبی

توقیرِ کردگار ہے بے شک مرا نبی

اسلام کی بہار ہے بے شک مرا نبی

وہ عالم و علیم یہ عالی جناب ہیں

اُس کی طرح یہ آپ ہی اپنا جواب ہیں

☆

واحدانیت کی اُس کی دلالت مرا نبی

وہ خود ہے خیر و عدل، عدالت مرا نبی

لاریب وہ وکیل وکالت مرا نبی

وہ فخر ہے تو فخرِ رسالت مرا نبی

سچ ہے کُل انبیا کی دیانت حضور ہیں

سب کامیابیوں کی ضمانت حضور ہیں

☆

برفاب بستیوں میں حرارت مرا نبی

قرآں کی حرف حرف عبارت مرا نبی
والنجم و و القمر کی زیارت مرا نبی
بزمِ کُل انبیا کی صدارت مرا نبی

جن و مَلک کو اِن کی غلامی پہ ناز ہے
صدقے میں اس گھرانے کے قائم نماز ہے

☆

ہر عہد کے بشر کی بشارت مرا نبی
پیغامِ لااِلہ کی سفارت مرا نبی
خُلقِ عظیم کی ہے عمارت مرا نبی
اَطہر نفس کمالِ طہارت مرا نبی

یہ عرش و فرش میرے نبی کے غلام ہیں
صبح و مَسا انہی پہ خُدا کے سلام ہیں

☆

دُشمن سے بھی سراپا مُحبت مرا نبی
بے کس کی بے یقیں کی ضرورت مرا نبی
سورۂ والحدید کی طاقت مرا نبی
کرتا ہے انبیا کی امامت مرا نبی

مہر و مہ و نجوم بنے اِن کے واسطے
دُنیا کے سب علوم بنے اِن کے واسطے

قرآں گواہ باعثِ خِلقت مرا نبی
ہاں سارے عالمین کی رحمت مرا نبی
اُس ذاتِ لاشریک کی حِکمت مرا نبی
ساری فضیلتوں کی فضیلت مرا نبی
حق کی تمام فوجیں انہی کے علَم تلے
دُنیا کی بادشاہتیں اِن کے قدم تلے

☆

تاحدِ فکر وسعتِ داماں مرا نبی
نورِ بسیط، شمعِ شبستاں مرا نبی
قرآں مزاج، زینتِ قرآں مرا نبی
خُلقِ عظیم، عظمتِ انساں مرا نبی
توحید کی دلیلِ مدلل ہے اُس کی ذات
کامِل صفات اُسکی مکمل ہے اُسکی ذات

☆

حمدِ صمد کا مطلعِ تاباں مرا نبی
آیات ساری مصرعے ہیں دیواں مرا نبی
ہے کائنات نظم تو عنواں مرا نبی
ہر عِلم کے کمال کا عرفاں مرا نبی

شمعِ فروغِ دینِ خُدا ذکرِ مصطفےٰ

بے شک فقط ہے اُس کی عطا ذکرِ مصطفےٰ

ہاں آفتابِ بزمِ رسالت مرا نبی

از سرتا پا محبت و رحمت مرا نبی

ساری حقیقتوں کی حقیقت مرا نبی

اُس قلزمِ کرم کی کرامت مرا نبی

مدحِ رسول جتنی بھی لکھو قلیل ہے

خالق جمالِ کُل ہے رسالت جمیل ہے

☆

قرآن ہے بلیغ بلاغت مرا نبی

اُمت گناہ گار، شفاعت مرا نبی

ہر عہد میں کمالِ سیادت مرا نبی

اللہ کے اصولوں کی طاقت مرا نبی

سب مملکت خُدا کی ہے آئین مصطفےٰ

لاریب اپنی ذات میں خود دین مصطفےٰ

ساری شہادتوں کا ہے شاہد مرا نبی

منبع زُہد کا عابد و زاہد مرا نبی

واحد ہے اُس کی ذات تو واحد مرا نبی

ہر دور ہر زمانے میں قائد مرا نبی

سر چشمہ اُس کے فیض کا جاری ہے حشر تک

سکتہ تمام کُفر پہ طاری ہے حشر تک

☆

تخلیقِ کائنات کا مقصد مرا نبی

احمد ہے مصطفیٰ ہے محمد مرا نبی

یاسین، طٰہٰ، ناصر و سرمد مرا نبی

اسلام اور کُفر کی سرحد مرا نبی

وہ جو تباہی بن گیا شاہی کے واسطے

اُس کو چُنا خُدا نے گواہی کے واسطے

☆

ہر رمزِ کردگار کا مظہر مرا نبی

دریائے فیض، مالکِ کوثر مرا نبی

سردارِ کُل ہے قوتِ داور مرا نبی

بزمِ عمل میں زینتِ منبر مرا نبی

ہر نور اِن کے نور سے پیدا کیا گیا

تخلیقِ کُل کو اِن کا ہی شیدا کیا گیا

☆

اِک عالمِ شہود ہے بے شک مرا نبی

ہاں لائقِ درود ہے بے شک مرا نبی

اللہ کا وجود ہے بے شک مرا نبی

توجیہِ ہست و بود ہے بے شک مرا نبی

نورِ ازل جو نقطۂ آغازِ حق بنا !

معجز نُما جو باعثِ اعجازِ حق بنا !

☆

ہاں رحمتِ تمام ہے بے شک مرا نبی

نبیوں کا اختتام ہے بے شک مرا نبی

ہر دور میں امام ہے بے شک مرا نبی

آزادئ عوام ہے بے شک مرا نبی

اُس راحم و رحیم کی رحمت انہی سے ہے

ساری حقیقتوں کی حقیقت انہی سے ہے

☆

ہاں پرتوِ جمالِ الٰہی مرا نبی

اکمل صِفَت کمالِ الٰہی مرا نبی

بے مثل پر مثالِ الٰہی مرا نبی

اِک منفرد خیالِ الٰہی مرا نبی

اِن پر سلام بھیجنا زینت نماز کی

اِن کے طُفیل کُھل گئی قسمت نماز کی

اللہ خود کلام، خطابت مرا نبی!

ہر معرکے میں شانِ شجاعت مرا نبی

معراجِ فکر و فہم و فراست مرا نبی

بے مثل بے نظیر عدالت مرا نبی

ہے جبرئیل خادمِ دربارِ مصطفیٰ

دیدارِ کردگار ہے دیدارِ مصطفیٰ

☆

دُنیا کے سب علوم کا ماہر مرا نبی

مستور اُس کی ذات ہے ظاہر مرا نبی

بے زر کو دے ہے لعل و جواہر مرا نبی

مجموعۂ کمالِ مظاہر مرا نبی

شرمندہ اِن کے سامنے رُخ آفتاب کا

آغاز اِن کے در سے ہر اِک انقلاب کا

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

اے امیرِ حرم اے امام الکرم

اے شہِ انس وجاں

اے شہِ ذی حشم

خاتم المرسلیں

حیرتِ چشمِ نم

فخرِ کون ومکاں

فخرِ شانِ قلم

ہادیء راہِ حق

رہنمائے عدم

باعث کُن فکاں

حاصلِ بیش وکم

آپ کی ہر ادا بحرِ خیر الامم

لا کے رکھے صبا آئینہ صبح دم

ہم خطا در خطا

وہ کرم در کرم

بیکسوں کی دعا عاصیوں کا بھرم

قلبِ مضطر کی ہے ہر گھڑی یہ دعا

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

فخرِ کونین وہ دل کا ہے چین وہ

عبد و معبود کے صرف مابین وہ

رات بھر بہرِ حق جاگتے نین وہ

شہرِ علمِ بقا

جدِ حسنین وہ

وہ نبی آخری

نور العین وہ

وہ نجف، کربلا

کعبہ، قوسین وہ

زینتِ دو جہاں شانِ حرمین وہ

وہ حیاتِ ابد نبضِ کونین وہ

از زمیں تا فلک حدِ طرفین وہ

مہرِ شہرِ عرب ماہِ عیدین وہ

جسکی سانسوں کی خوشبو ہے موجِ صبا

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

سید المرسلیں خاتم الانبیا

خاورِ نورِ حق آفتابِ حرا

سب جہانوں کی ہے آپ سے ابتدا

سب جہانوں کی ہے آپ پر انتہا

مرکزِ دینِ حق محورِ اوصیا

منبع ءآگہی شاہدِ اتقیا

خسروِ خسرواں اسکے در کے گدا

ہر زمانے میں ہے اسکی ہی اقتدا

وہ امام الیقیں شافع روزِ جذا

ہر خطا کار کو اُسکا ہے آسرا

نام اُس کا ہی ہے ہر بلا کی دوا

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

اے امامِ مبیں صادق العالمیں

سجدہ گاہِ ادب پاؤں کی ہے زمیں

ہر نفس میں رواں سب دلوں میں مکیں

مثلِ حُسنِ ازل اے جمیل وحسیں

حُسنِ یوسف بھی ہے آپ سا پر نہیں

فخرِ کون ومکاں نازِ عرشِ بریں

نور ہی نور ہے وہ چمکتی جبیں

خوشبوئیں عرش کی اُسکے من میں بسیں

لے چلے اب مدینے مقدر کہیں

اُس گھڑی تک رہے سانس کا سلسلہ

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

اے فقیہِ زماں رحمتِ دو جہاں

سید العالمیں باعثِ کُن فکاں

رازِ فرمانِ حق سرورِ سروراں

خواہشِ کبریا نازشِ مہوشاں

دستِ خالق رہا سر پہ سایہ کُناں

آپ کے پاؤں کی گرد ہے کہکشاں

مرکزِ اتقیا آپکا آستاں

بحرِ علمِ خفی اے معلم نشاں

پھر مصیبت میں ہے اُمتِ ناقصاں

اک نگاہِ کرم ہو سوئے عاشقاں

مشکلیں حل کرو سب کے مشکل کُشا

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

ہر طرف ہے رواں کذب و شر کی ہوا

قریہء جاں میں ہے خوفِ رنج و بلا

پر کٹائے پڑی امن کی فاختہ

دیکھتا ہوں جدھر اک نیا حادثہ

پانیوں میں کہیں زہرِ نفرت ملا

جس طرف دیکھئے کربلا کربلا

آدمی کو یہاں حرصِ زر کھا گیا

رُخ چھپائے ہوئے گُل سے موجِ صبا

ہوگیا جس طرح ختم سب سلسلہ

سامنے ہے مرے پھر نیا مرحلہ

اُمتِ حق کو دے پھر کوئی حوصلہ

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

ہم خطا کار ہیں ہم گنہ گار ہیں

تا باحدِ نظر دشتِ پُر خار ہیں

ہم کو اقرار ہے ہم سزاوار ہیں

جس طرح سے کھڑے بر سرِ دار ہیں

افضل الخلق بھی خود سے بیزار ہیں

ہم پہ خندہ کُناں سارے اغیار ہیں

ہم خود اپنے لیئے آپ تلوار ہیں

حاکمِ بے عمل ہم پہ مختار ہیں

تیری رحمت کے ہم کیسے حق دار ہیں

جو بھی کچھ ہے مگر پیشِ سرکار ہیں

اے حبیبِ خدا، معاف کردے خطا

یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ.یا نبی یا نبی یا نبی مصطفیٰ

معجزہ ہو قبر میں کہہ دیں ملائکہ
صفدرؔ سُنا دو شعر کوئی ایک نعت سے